Story 14	Over Coat (اوور کوٹ)	(By Ghulam Abbas)

(کہانی کا مرکزی خیال)

''زندگی ایک جہد مسلسل ہے۔ زندگی کے ساتھ نباہ کرتے، معاشرتی ناہمواریوں کے باعث بہت سے زخموں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم کچھ خوددار اور انا پسند لوگ خود پر ایک خول چڑھا کر زندگی کی بدنمائیوں کو چھپائے رکھتے ہیں۔ اور یہی تاثر دیتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے۔ اور اس کوشش میں کبھی کبھار اگر کسی حادثے سے دوچار ہونا پڑ جائے تو یہ بھرم کاغذ کے ٹکروں کی مانند ہوا ہو جاتا ہے۔ بظاہر ایک خوش پوش نوجوان صرف ایک مہنگے اوورکوٹ سے اپنی غربت اور زندگی کی تمام بدنمائیوں کو چھپائے اپنے سماجی رویہ میں خود کو خوش شکل اور خوش پوش ظاہر کرتا ہے۔ مگر ایک حادثہ کے بعد جب اُس کا اوورکوٹ اُتارا جاتا ہے تو جسم پر میل کچیل اور پھٹی ہوئی بنیان، علیحدہ علیحدہ رنگ کی بودار جرابیں اُس کی خستہ حالی کو ظاہر کر دیتی ہیں۔ اوورکوٹ اُترتے ساتھ ہی زیر جامہ لباس کی پیوندکاری اُس کی حقیقی زندگی کی عکاسی کرتی ہے۔''

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.87) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Q.1. How did he look like? (Text Q.No.2)

Q.2. What was the colour of the overcoat of the young man? (Text Q.No.1)

Q.3. What was the colour of the hat of the young man and how did he wear it?

Q.4. What did the young man hold in his hand?

ONE evening in January a **well-groomed** (خوش لباس) **young man** having walked up Davis Road to the Mall turned to Charing Cross. **His hair was sleek** (چکنے) **and shining** (چمکدار) **and he wore side burns** (قلمیں). **His thin moustache** (مونچھیں) **seemed to have been drawn with a pencil. He had on a brown overcoat with a cream coloured half opened rose in his button hole** and **a green flat hat which he wore at a rakish angle** (ٹیڑا زاویہ). A white silk scarf was knotted (لپٹا ہوا) at his neck. One of his hands was slipped into a pocket of his overcoat while in the **other he held a short polished cane** (بید کی چھڑی) **which every now and then he twirled** (گھماتا تھا) **jauntily** (زندہ دلی سے).

جنوری کی ایک شام کو ایک خوش پوش نوجوان ڈیوس روڈ سے گزر کر مال روڈ تک پہنچا۔ اور چیئرنگ کراس کا رخ کیا۔ اُس کے بال نرم ملائم اور چمکدار تھے۔ اور سر کے دونوں طرف قلمیں رکھی ہوئی تھی۔ اس کی باریک مونچھیں ایسی لگتی تھیں گویا سُرمے کی سلائی سے بنی ہوں۔ اُس نے بھورے رنگ کا اوورکوٹ پہنا ہوا تھا۔ جس کے کاج میں ایک ادھ کھلا گلاب ٹکا ہوا تھا۔ اور اس نے سر پر ایک خاص ترچھے انداز سے سبز رنگ کا فلیٹ ہیٹ پہنا ہوا تھا۔ سفید سِلک کا گلوبند گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اوورکوٹ کی جیب میں تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے بید کی ایک چھڑی (جو چمکدار بھی تھی اور چھوٹی بھی) پکڑی ہوئی تھی۔ جسے وہ مستی میں آکر کبھی کبھار گھمانے لگتا تھا۔

Q.5. How was the weather that evening?

Q.6. Why were the people walking briskly on the road?

It was a Saturday evening in mid-winter. The sharp (تیز) **icy** (برفانی) **gusts** (آندھی) **of wind struck like steel,** but the young man seemed to be immune (جس پر اثر نہ ہو) to them. So, while **others were walking briskly** (تیزی سے) **to keep warm,** he was ambling along obviously (واضح طور پر) enjoying his promenade (آوارہ گردی) in the bitter cold.

یہ بھرپور سردیوں میں ہفتے کی شام تھی۔ ہوا کے برفانی جھکڑ تند فولادی آلے کی طرح آکر ٹکراتے تھے۔ مگر وہ نوجوان ان کے اثرات سے محفوظ تھا۔ سو دوسرے لوگ جبکہ اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لیے تیز تیز قدم اُٹھا رہے تھے۔ وہ اس شدید ٹھنڈ میں آہستہ خرامی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

Q.7. Why did tonga-wallas race towards the young man?

Q.8. How did the young man turn away the tonga-wala and the taxi?

He looked such a dandy (بانکا) that tonga-wallas on catching sight of him, even from a distance, whipped (چابک مارے) up their horses and raced towards him. With **a wave of his stick he turned them away. A taxi also drew near him and the driver looked at him enquiringly (پوچھنے والے انداز میں). He too was turned off. This time with a "No thank you."**

وہ اپنی چال ڈھال سے اتنا خوش پوش دکھائی دیتا تھا کہ تانگے والے دور سے ہی اس کو دیکھ کر گھوڑے سرپٹ دوڑاتے، جوش دلاتے اس کی طرف لاتے مگر وہ اپنی چھڑی سے اشارہ کرتا اور انہیں واپس لوٹا دیتا تھا۔ ایک ٹیکسی بھی اس کے قریب آئی اور ڈرائیور نے سوالیہ انداز سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے بھی انکار کر دیا گیا۔ اس بار ''نہیں'' آپ کا شکریہ کے الفاظ کے ساتھ۔''

Q.9. Why did the people come out on the Mall? (Text Q.No.3)

Q.10. Who were the people wearing such dress and had come on the Mall? (Text Q.No.4)

As the evening advanced the cold became more intense. **It was a cold that induced (راغب کیا) people to seek comfort in pleasure. At such times it was not only the profligate (آوارہ گرد) who ranged abroad (گھر سے باہر پھرے), but even those who were usually content (مطمئن) to live with their loneliness (تنہائی), emerged (باہر نکل آئے) from their hide-outs (گھروں) to join in the gaiety (رونقیں) of the streets.**

جوں جوں شام کے سائے گہرے ہوئے سردی بہت زیادہ بڑھ گئی۔ یہ سردی تھی جس نے لوگوں کو تفریح میں آرام تلاش کرنے کی طرف مائل کیا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں صرف عیش پرست لوگ ہی نہیں تھے جو باہر گھوم پھر رہے تھے۔ بلکہ وہ بھی جو عمومی طور پر اپنی تنہائی کے ساتھ رہنے پر اکتفا کرتے ہوئے اپنی پناہ گاہوں سے باہر آ گئے تھے۔ تاکہ گلیوں میں رنگ و رونق میں شامل ہو جائیں۔

Q.11. How did the people amuse themselves on the Mall?

And so people converged (جمع ہو گئے) on the Mall **where they amused themselves among the variety of hotels, restaurants, cafes (قہوہ خانے) and snack bars, each according to his means.** Those who could not afford (استطاعت رکھنا) the pleasures inside, were content to gaze (ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا) at the coloured lights and brilliant (چمکتے دمکتے) advertisements (اشتہار) outside. Up and down the main road there was an unending (لامتناہی) stream (سلسلہ) of cars, buses, tongas and bicycles while the pavement (فٹ پاتھ) thronged (پر ہجوم) with pedestrians (پیدل چلنے والے).

اور اس لیے مختلف سمتوں سے مال پر اکٹھے ہو گئے تھے۔ جہاں ان میں سے ہر ایک اپنے وسائل کے مطابق مختلف اقسام کے ہوٹلوں، ریستوران کیفے اور سنیک بارز میں لطف اندوز ہو رہے تھے اور جو لوگ ان جگہوں کے اندر لطف اندوز ہونے کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ باہر سے ہی رنگ برنگی، روشنیوں اور چمکدار اشتہارات کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر اکتفا کر رہے تھے۔ بڑی ساری سڑک کے دونوں طرف، کاریں، بسیں اور تانگوں اور سائیکلوں کا نہ ختم ہونے والا ریلا تھا۔ جبکہ پٹڑی پیدل چلنے والے سے کھچا کھچ تھی۔

The young man seated on the cement bench was watching with interest the people passing on the pavement before him. **Most of them were wearing overcoats which were of every kind from the astrakhan to the rough military khaki such as are found in large bundles (گٹھے) at the secondhand clothes' shops.**

نوجوان سیمنٹ کے بنچ پر بیٹھا دلچسپی سے اپنے سامنے فٹ پاتھ پر چلنے والے لوگوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر نے اوور کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جن میں سے ہر قسم کے استراخانی سے لے کر پرانے خاکی فوجی کوٹ شامل تھے۔ جو پرانے کپڑے کی دوکانوں پر بڑے بڑے گٹھوں میں شامل تھے۔

Q.12. What was the condition of the overcoat of the young man?

The overcoat the young man himself was wearing was old, but it was well cut and the material was of good quality (معیار)**. The lapels** (کوٹ کے گریبان کی لوٹ) **were stiff** (اکڑے ہوئے) **and the sleeves well creased** (آستینوں کی کریزیں)**. The buttons were of horn, big and shiny.** The young man seemed to be very happy in it.

جو اوورکوٹ خود اس نوجوان نے پہن رکھا تھا۔ اگرچہ پرانا تھا۔ مگر اس کی تراش خراش عمدہ تھی۔ کپڑا اور دیگر سامان بھی عمدہ تھا۔ کوٹ کا سامنے کا کالر خوب جما ہوا تھا۔ اور آستینوں کی تہ بھی عمدگی سے بنی تھی۔ بٹن سینگ کے تھے بڑے اور چمکدار تھے۔ نوجوان اس میں بہت خوش محسوس ہوتا تھا۔

A boy selling pan and cigarettes with a tray of his wares (سامان) passed by.

ایک لڑکا جو پان اور سگریٹ بیچ رہا تھا۔ اپنے سامان کی ٹرے لیے ادھر سے گزرا۔

"Pan Walla,"

''پان والا''

(Text page-88): "Yes, sir"

''جی جناب''

"Have you change (ریزگاری) for a ten rupee note?"

''کیا تمہارے پاس دس روپے کا کھلا ہے۔''

"No, sir, but I'll get it for you."

''نہیں جناب، مگر میں آپ کو لا دوں گا۔''

"And what if you don't come back?"

''اور اگر تم واپس نہ آئے تو؟''

Q.13. What did the youngman purchase from the boy?

"If you don't trust me sir, you can come with me. Anyway, what do you want to buy?"

''اگر جناب آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں تو آپ خود میرے ساتھ آسکتے ہیں۔ تاہم آپ خریدنا کیا چاہتے ہیں؟''

"Never mind ... Here, **I have found one anna. Now give me a good cigarette and be off with you** (چلتے بنو)**."**

کوئی بات نہیں مجھے اِکنی مل گئی ہے۔ اب مجھے ایک سگریٹ دو اور یہاں سے چلے جاؤ۔''

Q.14. Did the young man relish his cigarette?

As **he smoked he seemed to relish** (مزہ لینا) **every puff** (ہرکش)**.**

جب وہ سگریٹ پی رہا تھا تو ایسے لگتا تھا کہ وہ ہر کش سے مزہ لے رہا ہو۔''

Q.15. Why was the cat shivering? (Text Q.No.5)

A small lean white cat shivering (کانپنا) **with cold rubbed** (لپٹ گئی) **against his legs and mewed** (میاؤں میاؤں کیا)**. He stroked** (تھپکی دی) **it and it leapt** (اچھل) **up onto the bench. Smoothing its fur** (نرم ملائم بال) **he muttered** (دھیمے سے کہا)**:**

ایک چھوٹی سی سفید مریل (کمزور) بلی سردی سے ٹھٹھرتی ہوئی اُس کی ٹانگوں سے لپٹ کر میاؤں میاؤں کرنے لگی۔ اُس نے اُسے تھپکایا۔ تو وہ اچھل کر بنچ پر چڑھ آئی۔ اُس کے ملائم بالوں کو سنوارتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

"Poor little mite."

''بے چاری ننھی مخلوق''

After a few minutes he got up.

چند منٹ بعد وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

Q.16. What kind of music was played in one of the restaurants? (Text Q.No.8)

By now it was past seven. He started off again along the Mall. **An orchestra could be heard playing in one of the restaurants.** Many people had collected outside. Mostly they were passers by (راہ گیر), a few drivers of the waiting taxis and tongas, labourers (مزدور) and beggars (گداگر). Some fruit vendors (پھل فروش) having sold their fruit were also standing around with their empty baskets (خالی ٹوکرے). These people outside seemed to be enjoying the music more than those who sat inside, for they were listening in silence (خاموشی) though the music was foreign (غیر ملکی).

اب تقریباً سات بج چکے تھے۔ اس نے دوبارہ مال روڈ پر چلنا شروع کر دیا۔ ایک ریستوران سے آرکسٹرا کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ باہر بہت سے لوگ اکٹھے ہو چکے تھے۔ ان میں زیادہ تر راہ گیر، کچھ سواریوں کے منتظر ٹیکسیوں اور تانگوں کے ڈرائیورز، مزدور اور فقیر تھے۔ کچھ پھیری والے پھل فروش جو اپنے پھل بیچ چکے تھے۔ اپنی خالی ٹوکریوں کے ساتھ قریب کھڑے تھے۔ باہر کھڑے ہوئے یہ افراد اندر بیٹھے لوگوں کی نسبت موسیقی سے زیادہ محفوظ ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ کیونکہ وہ خاموشی سے سن رہے تھے۔ اگرچہ موسیقی غیر ملکی تھی۔

The young man also stood and listened for a moment or so, then walked on.

یہ نوجوان بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر تک سنتا رہا۔ پھر وہاں سے چل پڑا۔

A few minutes later he found himself outside a large Western music shop. Without hesitation (جھجک، تامل) he went in. There were musical instruments (آلات) of different kinds arranged on shelves around the walls. **On a long table, attractively (پرکشش انداز میں) displayed (نمائش کی گئی تھی), were the latest hit songs. A Spanish guitar was hanging on the wall. He examined it with the air of a connoisseur (صاحب نظر) and studied the price label attached to it.** Then a huge German Piano diverted (متوجہ کیا) his attention. Lifting the cover of the key-board he played a few notes (دھنیں) and closed it again.

Q.17. What was displayed on the table in the Western music shop?

Q.18. How did the young man examine the Spanish guitar?

چند منٹ بعد اس نے اپنے آپ کو مغربی موسیقی کی ایک دوکان پر کھڑے پایا۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ اندر چلا گیا۔ دیواروں میں خانوں کے اندر مختلف قسم کے موسیقی کے آلات رکھے گئے تھے۔ ایک لمبی سی میز پر پُرکشش انداز سے تازہ ترین مشہور گانے سجائے گئے تھے۔ سپین کا بنا ہوا گٹار دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس نے ایک ماہرانہ انداز میں اس کا جائزہ لیا۔ اور اس کے ساتھ لگی قیمت والی پرچی کو پڑھا۔ پھر ایک بڑے جرمن پیانو نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔ کی بورڈ کا ڈھکن اُٹھا کر اس نے چند دھنیں بجائیں اور پھر دوبارہ اسے بند کر دیا۔

One of the salesmen came up.

اُن میں سے ایک ملازم آگے بڑھا۔

"Good evening, sir," he said courteously (شائستگی سے), "can I help you, sir?"

''شام کا سلام، جناب!'' اُس نے خوش اخلاقی سے کہا۔ ''کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں۔ جناب؟''

"No thank you," the young man said with an air of indifference (بے نیازی). Then suddenly as if remembering something he called out.

''نہیں آپ کا شکریہ'' نوجوان نے بے نیازی سے جواب دیا۔ پھر اچانک گویا اُسے کوئی بات یاد آگئی ہو۔ وہ پکارا۔

Q.19. What did the young man ask from the western music shop Salesman?

"Oh yes ... **Could you let me have a list of this month's gramophone records?"**

''اوہ ہاں......کیا آپ مجھے اس کے گراموفون کے ریکارڈز کی فہرست فراہم کر سکتے ہیں؟''

He slipped the list into one of the pockets of his overcoat and resumed (شروع کردی) his promenade (چہل قدمی) on the Mall.

اس نے فہرست اوورکوٹ کی ایک جیب میں ڈالی۔اور دوبارہ مال روڈ پر گھومنا پھرنا شروع کر دیا۔

He stopped next at a book stall. He picked up one or two magazines and after a hurried glance (ایک تیز نظر) at the contents (عنوانات) carefully replaced (دوبارہ رکھ دیا) them. A few yards further on, a large Persian carpet, which was hanging outside
a shop attracted his attention (اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی). **The owner of the shop, wearing a long robe (چوغہ) and a silk turban (پگڑی), greeted him warmly** (گرم جوشی سے استقبال کیا).

پھر وہ کتابوں کی ایک دوکان پر رکا۔ اس نے ایک دو رسالے اُٹھائے۔دوران کے مضامین پر تیزی سے ایک نظر ڈالنے کے بعد احتیاط سے انہیں وہیں رکھ دیا۔ چند گز مزید ایک بڑے ایرانی قالین نے، جو دوکان کے باہر لٹکا ہوا تھا اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔دوکان کا مالک جو ایک لمبا سا چوغہ پہنے سر پر ریشمی پگڑی باندھے گرم جوشی سے اُس کا استقبال کیا۔

Q.20. What was the carpet owner wearing and how did he treat the young man?

"I just wanted to see this carpet" the young man said to the carpet dealer.

''میں اس قالین کو دیکھنا چاہتا تھا'' نوجوان نے قالین فروش سے کہا۔

"With pleasure, sir."

''بہت خوشی سے جناب''

P-89: "Oh, don't bother (زحمت کرنا) to take it down. I can see it quite well as it is. How much is it?"

''اوہ آپ اسے نیچے اُتارنے کی زحمت نہیں کریں۔میں اس طرح اس کو اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہوں۔'' کتنے کا ہے یہ''؟

Q.21. What was the price of a Persian carpet?

"Fourteen hundred and thirty two rupees, sir."

''چودہ سو بتیس روپے جناب''

The young man frowned (تیوری چڑھائی) as if to suggest (تجویز کرنا), "Oh so much."

نوجوان نے بھنویں اُچکاتے ہوئے ایسے تاثر دیا کہ یہ تو بہت زیادہ ہے۔

"You have only to select, sir," said the carpet dealer amiably (خوش مزاجی سے), "and we will reduce (کم کرنا) the price to the minimum (کم از کم)."

''آپ کو صرف انتخاب کرنا پڑے گا جناب'' قالین فروش نے دوستانہ انداز میں کہا۔''اور ہم قیمت میں کم از کم حد تک رعایت کر دیں گے۔''

"Thank you so much," the young man said approvingly (پسندیدگی سے). "A fine carpet indeed, I'll come again some time," and he walked away.

''آپ کا بہت بہت شکریہ۔'' نوجوان نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ ''واقعی یہ ایک عمدہ قالین ہے۔میں پھر آؤں گا'' اور وہ چلا گیا۔

The cream colour rose which adorned (سجا ہوا تھا) the lapel (کالر) of his overcoat had slipped and was about to fall. He adjusted it with a peculiar (مخصوص) smile of satisfaction (پرسکون).

زردی مائل سفید گلاب جس نے اس کے اوورکوٹ کے کالر کو سجایا ہوا تھا۔وہ پھسل چکا تھا۔ اور تقریباً گرنے کے قریب تھا۔اُس نے اطمینان بھری انوکھی مسکراہٹ لیے اُسے سنوارا۔

Q.22. Was the young man enjoying his walk on the Mall Road?

He was now walking along the pavement (فٹ پاتھ) near the High Courts. **He had been roaming (آوارہ گردی کر رہا تھا) about for quite a long time, but his spirits (جذبہ) were still high; he was neither tired nor bored (نہ ہی اکتایا).**

اب وہ ہائی کورٹ کے قریب فٹ پاتھ پر چل رہا تھا۔ وہ کافی دیر سے گھوم پھر رہا تھا۔ لیکن اس کا حوصلہ اب بھی بلند تھا۔ نہ ہی وہ تھکا تھا۔ اور نہ ہی وہ اکتایا تھا۔

At this part of the Mall the crowd of pedestrians (پیدل چلنے والے) had thinned down and there were quite long stretches (فاصلے) of empty (خالی) pavement between one group and another. The young man as he went along tried to spin (گھمانا) his cane (بید کی چھڑی) around one finger, but in the attempt he dropped it.

مال روڈ کے اس حصے پر پیدل چلنے والوں کے ہجوم میں کمی ہو گئی تھی۔ اور لوگوں کے ایک جھرمٹ سے دوسرے کے درمیان فٹ پاتھ کے کافی طویل حصے تھے۔ نوجوان نے چلتے چلتے اپنی بید کی چھڑی کو ایک انگلی سے گھمانے کی کوشش کی۔ مگر اس کوشش میں چھڑی اس سے گر گئی۔

"Oh, sorry," he exclaimed and bending down picked it up.

''اوہ افسوس'' وہ بے ساختہ پکارا اور جھک کر اُسے اُٹھا لیا۔

Q.23. Describe the appearance of a young couple walking on the Mall.

Meanwhile a young couple (جوڑا) who had been walking behind him passed by and went ahead (آگے) of him. **The youth was tall and was wearing black corduroy trousers (پاجامہ) and a leather jacket (چمڑے کی جیکٹ) with a zip. The girl wore a floppy (ڈھیلی) shalwar or white satin and a green coat. She was short and bulky (بھاری بھرکم).**

اسی دوران ایک نوجوان جوڑا جو اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ قریب سے گزرا۔ اور اس سے آگے نکل گیا۔ لڑکا لمبے قد کا تھا اور اس نے کالے رنگ کی کارڈرائے کی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ چمڑے کی جیکٹ جس کے درمیان میں زپ تھی۔ لڑکی نے سفید ساٹن کی ڈھیلی ڈھالی شلوار اور ہرے رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اُس کا قد چھوٹا اور بھاری بھرکم جسم کی مالک تھی۔

The young man was delighted (خوش ہو گیا) to watch this spectacle (نظارہ) and kept on walking behind them.

نوجوان یہ منظر دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

So far the young man had found little to interest him among the persons he had observed that evening. He had been, perhaps, too deeply engrossed (مگن تھا) in himself.

اُس شام کو اس نے جتنے لوگ دیکھے تھے۔ ان میں اب اُسے کچھ مل گیا تھا۔ جو اس کے لیے دلچسپی کا باعث تھا۔ شاید وہ اپنی ذات میں بدرجہ اتم مگن رہا تھا۔

Q.24. How did the youngman follow the young couple?

He followed them closely hoping to get a glimpse (جھلک) of their faces and to hear more of their talk.

وہ ان کے پیچھے کافی قریب چلتا رہا۔ اس آس پر کہ ان کے چہروں کی ایک جھلک دیکھ لے اور ان کی گفت و شنید سن لے۔

Q.25. Where did the young couple turn from the Mall road?

By now they had reached the big cross-roads near the General Post Office. **The pair (جوڑا) stopped for a moment, then after crossing the Mall headed toward (کی طرف چل پڑا) McLeod Road.**

اب تک وہ جنرل پوسٹ آفس کے بڑے چوراہے پر پہنچ گئے تھے۔ وہ جوڑا ایک لمحے کے لیے رکا۔ پھر مال روڈ پار کر کے میکلوڈ روڈ کی جانب چل پڑا۔

Q.26.Describe how did the accident occur.

Q.27.Why did the driver of the truck speed away after the accident? (Text Q.No.6)

Q.28.Why did the witnesses shout after the youngman's accident on the Road?

When the couple (جوڑا) had walked some hundred yards ahead of him, he hurriedly (تیزی سے) started after them. Hardly (بمشکل) **had he reached half way across the road when a truck full of bricks (اینٹیں) came from behind like a gust (بگولہ) of wind and crushing (روندتے ہوئے) him down speeded off towards McLeod Road. The driver of the truck had heard a shriek (چیخ) and had actually (درحقیقت) for a moment slowed down, but realizing (محسوس کرتے ہوئے) that something serious (سنگین) had happened, had taken advantage (فائدہ) of the darkness and had sped away into the night. Two or three passers-by (گزرنے والے) who had witnessed (عینی شاہد) the accident shouted: "Stop him' .... take the number," but the truck** was no more to be seen.

جب یہ جوڑا کوئی سوگز کے قریب اس سے آگے نکل گیا۔ تو اس نے تیزی سے ان کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تقریباً سڑک کے درمیان میں ہی پہنچا تھا۔ جب اینٹوں سے بھرا ایک ٹرک پچھلی جانب سے ایک بگولے کی مانند آیا۔ اور اسے روندتا ہوا تیز رفتاری کے ساتھ میکلوڈ روڈ کی جانب چلا گیا۔ ٹرک ڈرائیور نے چیخ سن لی تھی اور ایک لمحے کے لیے واقعی اس نے رفتار آہستہ کر لی تھی۔ مگر یہ محسوس کرتے ہوئے کہ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہے۔ وہ اندھیرے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے رات کی تاریکی میں فرار ہو گیا تھا۔ دو تین راہگیروں نے جنہوں نے یہ حادثہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ چلائے "روکو اِسے" ...... "نمبر نوٹ کر لو" مگر ٹرک وہاں نہیں تھا۔ جو دکھائی دیتا۔

Q.29.What was the condition of youngman after the accident?

Q.30.Who took the young man to the hospital? (Text Q.No.7)

In a short while quite a crowd had collected (جمع ہوا). A traffic inspector on his motor bike stopped. **The young man was badly hurt. There was a lot of blood about and he was in a very precarious state (تشویش ناک حالت). A car was stopped and he was loaded into it and taken to a nearby hospital.** When they reached there he was just alive.

کچھ ہی دیر میں ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔ ٹریفک پولیس کا ایک انسپکٹر اپنی موٹر بائیک پر رُک گیا تھا۔ نوجوان بری طرح زخمی ہو گیا تھا۔ اردگرد خاصا خون پڑا تھا۔ اور اس کی حالت کافی تشویشناک تھی۔ ایک کار کو روکا گیا۔ اُسے اس میں سوار کیا گیا۔ اور قریبی ہسپتال لے جایا گیا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو وہ بس برائے نام ہی زندہ تھا۔

Q.31.Who were present to perform duties in the casualty Department?

Q.32.Why the youngman's flat hat found on his chest?

P-90: On duty that night in the casualty department (شعبہ حادثات) were assistant surgeon Khan and two young nurses, Shehnaz and Gill. He was still wearing his brown overcoat and the silk scarf. There were large stains (دھبے) of blood all over his clothes. **Someone had, out of sympathy(ہمدردی), placed the young man's green flat hat on his chest (چھاتی) so that it should not be lost.**

اس رات شعبہ حادثات میں اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر خان اور دو نوجوان نرسیں شہناز اور گل ڈیوٹی پر موجود تھیں۔ اس نے ابھی تک اپنا خاکی کوٹ اور ریشمی سکارف پہنا ہوا تھا۔ اس کے کپڑوں پر بڑے بڑے خون کے دھبے تھے۔ کسی نے ازراہ ہمدردی نوجوان کا سبز فلیٹ ہیٹ اس کے سینے پر رکھ دیا تا کہ وہ گم نہ ہو۔

Q.33.How did the nurse comment on the youngmen's conditions?

"Seems quite well-to-do (اچھے گھرانے کا)." Nurse Shehnaz said to Nurse Gill, to which she replied in a lower tone:

"All **togged up (بنا ٹھنا) for Saturday night, poor chap (بے چارہ).**"

نرس شہناز نے نرس گل سے کہا۔ "کھاتا پیتا دکھائی دیتا ہے" جس کے جواب میں وہ بڑی مدہم آواز میں کہنے لگی۔

"خوب بن ٹھن کے نکلا تھا۔ ہفتے کی رات منانے کے لیے بے چارہ"

"Did they catch the driver?"

"کیا انہوں نے ڈرائیور کو پکڑ لیا۔"

"No he got away."

"نہیں وہ فرار ہو گیا۔"

"What a pity!"

"کتنے افسوس کی بات ہے"؟

In the operating theatre the assistant surgeon and the two nurses with their faces concealed (چھپے تھے) behind masks (نقاب), were attending to the young man, only their eyes were visible (نظر آ رہی تھیں). He was lying on a white marble table. His hair was still smoothed (ہموار) against his temples (کنپٹیاں). The strong cented oil with which he had dressed it earlier that evening still gave out a faint odour (ہلکی سی خوشبو).

آپریشن تھیٹر میں اسسٹنٹ سرجن اور دونوں نرسیں جن کے چہرے نقاب میں چھپے ہوئے تھے۔ جبکہ صرف ان کی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نوجوان کی دیکھ بھال میں مصروف تھیں۔ وہ سنگ مرمر کی میز پر لیٹا ہوا تھا۔ اُس کے بال اب بھی اس کی کنپٹیوں کے ساتھ ہموار پڑے ہوئے تھے۔ اُس شام کے پہلے پہر جس تیز خوشبو کے تیل کے ساتھ اس نے اپنے بالوں کو سنوارا تھا۔ اُس کی ہلکی سی مہک اب بھی آ رہی تھی۔

His clothes were now being taken off. The first to be removed was the white silk scarf.

اب اس کے کپڑے اتارے جا رہے تھے۔ سب سے پہلے اتارا جانے والا سفید ریشمی سکارف تھا۔

Beneath (نیچے) the scarf there was neither a tie nor a color ..... Not even a shirt. When the overcoat was removed it was found that the young man was wearing underneath only an old cotton sweater which was all in holes. Through these holes one could see the dirty (میلا کچیلا) vest (بنیان) which was in an even worst state than the sweater. Layers of dirt (میل کچیل) covered his body. He could not have had a bath for at least two months. Only the upper part of his neck was clean and well powdered.

سکارف کے نیچے نہ تو ٹائی تھی اور نہ ہی کالر...... سرے سے قمیض ہی نہیں تھی۔ جب اوورکوٹ اتارا گیا تو پتہ چلا کہ نوجوان نے صرف ایک پرانا سوتی سویٹر پہن رکھا تھا۔ جو سارے کا سارا سوراخوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور ان سوراخوں سے وہ گندی بنیان با آسانی دیکھی جا سکتی تھی جو سویٹر سے بھی زیادہ بری حالت میں تھی۔ اس کے جسم پر میل کی کئی تہیں جمی ہوئی تھیں۔ وہ کم از کم دو ماہ سے نہا نہیں سکا تھا۔ صرف گردن کا اوپر والا حصہ صاف تھا۔ اور اس پر اچھی طرح پوڈر لگا ہوا تھا۔

The shoes and the socks (جرابیں) now came off. The shoes were old but brightly polished. As to the socks, in colour and pattern the one was quite different from the other. There were holes at the heels, and where the flesh showed through the holes it was grimed (میلا) with dirt. He was by now dead and his life-less body lay on the white marble slab.

اب جوتے اور جرابیں اُتاریں گئیں۔ جوتے پرانے تھے۔ لیکن پالش سے خوب چمک رہے تھے۔ جہاں تک جرابوں کا تعلق ہے۔ ایک جراب رنگ اور نمونے میں دوسری جراب سے بالکل مختلف تھی۔ جرابوں کی ایڑیوں میں سوراخ تھے۔ ان سوراخوں سے نظر آنے والا جسم کا حصہ میل کچیل سے بھرا ہوا تھا۔ اب تک وہ مر چکا تھا۔ اور اس کا بے جان لاشہ سنگ مرمر کی سفید میز پر پڑا تھا۔

The following were the few things which were found in the various pockets of his overcoat:

اس کے اوورکوٹ کی مختلف جیبوں سے جو اشیاء برآمد ہوئیں۔ وہ مندرجہ ذیل تھیں۔

Q.34. Give a list of the articles, which were found in the pockets of the young man's overcoat.

A small black comb, a handkerchief, six annas and a few pies, a half smoked cigarette, a little diary in which the names and addresses of a few people were noted, a list of gramophone records and a few handbills (اشتہارات) which distributors had thrust upon him during his evening promenade (چہل قدمی).

ایک چھوٹی سی سیاہ کنگھی، ایک رومال، چھ آنے اور چند پیسے ایک بجھا ہوا آدھا سگریٹ۔ ایک چھوٹی سی ڈائری، جس میں کچھ لوگوں کے نام اور پتہ درج تھے۔ گراموفون ریکارڈوں کی ایک فہرست اور چند اشتہار، جو اشتہار بانٹنے والوں نے شام کی چہل قدمی کے دوران اسے تھما دیے تھے۔

Alas, his **little cane** (بید کی چھڑی), which was perhaps lost at the time of the accident, was not included (شامل تھی) in the list.

افسوس کہ اس کی چھوٹی بید کی چھڑی جو کہ شاید حادثے کے وقت کہیں کھو گئی تھی فہرست میں شامل نہیں تھی۔

Q.35. What is the moral lesson of the story?
Q.36. What is the central theme of the story?

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

sleek	چمکدار	smooth and glossy
icy gusts	سرد ہوا کے جھونکے	biting cold puffs of wind
ambling	آہستہ آہستہ چال	move with gentle gait
promenade	چہل قدمی	pleasure walk
dandy	ماڈرن/ جدید سوچ والا	fashionable
profligate	منچلے	recklessly extravagant
lapels	کوٹ پر پھولوں کے نشان	part of either side of coat
well creased	مناسب تہہ دار	well ironed
mite	بے جان/ بیچاری	very small object
connoisseur	ماہر/ تجربہ کار	expert, one who can appreciate
amiably	عزت و تعظیم کے ساتھ	respectfully
thinned down	کم ہونا	became less
togged	لباس/ تیار	dress, garment